هو الاول و الآخر و الظاهر و الباطن
در مطبع صبح صادق واقع سیتاپور ضلع طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ
وعلینا معہم اجمعین اما بعد این پاسخ اشعار دقت شعار تصوف آثار حسب الارشاد
لازم الانقیاد حضرت عظیم الدرجۃ جناب نواب الصاحب والمناقب بالمناصب نواب
سید محمد نور الدین حسین خان بہادر رئیس اعظم مارہرہ ادام اللہ تعالیٰ اقبالہم وضاعف اجلالہم
بزبان عام فہم اردو و مطالب سہل الحصول مطابق عقائد اہل حق و مدارک افہام و عقول تاریخ
بست و ہفتم شعبان معظم روز جان افروز دوشنبہ سنہ ۱۳۰۶ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ
والتحیۃ در باس بریلی ملک ہند بخانہ خامہ نگار فقیر قلیل فردہ بیمقدار عبد المصطفےٰ احمد رضا
محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ وحقق امله با وصف قلت بضاعت و
جہل صناعت بامداد نور باطن حضور لامع النور سلالۃ الواصلین نقاوۃ الکاملین بحر طریقت
بدر حقیقت حضرت سیدنا و مولانا و شیخنا حضرت سیدہ ابو الحسین احمد نوری الملقب
بمیاں صاحب قبلہ مارہروی ادام اللہ تعالیٰ فیضہم المعنوی والصوری در ساعت اجب
ریختہ شد ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

شعر اول

سب پیر اور مشائخ میرا سوال بوجھو ۔ صورت جلال کیا ہے اور کیا جمال بوجھو

الجواب

اللہ جل و علا رحیم بھی ہے اور قہار بھی ہے۔ رحمت شان جمال ہے اور قہر شان جلال
دوستوں کو انواع نعمت سے نوازنا اونکے لیے بہشت اور اوسکی خوبیاں آراستہ فرمانا

اوسے اپنی رضامندی و دیدار سے بہرہ مندی بخشنا تجلی شان جمال ہے۔ دشمنونکو
اقسام عذاب کی سزا دینا اونکے لئے دوزخ اور اوسکی سختیان مہیا فرمانا اوسے اپنے غضب وحجاب مین مبتلا
کرنا تجلی شان جلال ہے۔ پھر دنیا مین جو کچھ نعمت و نقمت راحت و آفت ہے انہین دونون شانونکی تجلی ہے
ہے۔ کبھی یہ شانین ایک دوسرے کے لباس مین جلوہ گر ہوتی ہین مثلاً دنیا مین اپنے محبوبونکے لیے بلا بھیجنا
کہ اشد البلاء علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل بظاہر شان جلال ہے اور حقیقۃً شان جمال کہ اوسکی باعث
وہ اللہ تعالی کی بڑی بڑی رضامندیان پاتے ہین قال اللہ تعالی لا تحسبوہ شرا لکم بل ہو خیر لکم اوسے
اپنے لیے برا نہ جانو بلکہ وہ تمہارے حق مین بہتر ہے۔ کفار کو کثرت مال وغیرہ دنیا کی راحتین دینا
بظاہر شان جمال ہے اور حقیقۃً شان جلال ہے کہ اوسکے سبب وہ اپنے غفلت و گمراہی کے نشہ مین بڑھے
رہتے ہین اور ہدایت کی توفیق نہین پاتے قال اللہ تعالے ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر
لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب مہین۔ کافر خیال نکرین کہ یہ ڈھیل جو ہم اونہین
دے رہے ہین کچھ اونکے لیے بھلی ہے یہ ڈھیل تو ہم اسلیئے دیتے ہین کہ وہ اور گناہ مین بڑھین
اور اونکے لیئے ذلت کی مار ہے۔ تجلی جمال کے آثار سے لطف و نرمی و راحت و سکون و
نشاط و انبساط ہے جب یہ قلب عارف پر واقع ہوتی ہے دل خودبخود ایسا کھل جاتا ہے
جیسے ٹھنڈی نسیم سے تازی کلیان یا بہار کے مینہ سے درختونکی کنجیان۔ اور تجلی جلال کے
آثار سے قہر و گرمی و خوف و تعب و قبض و گرفتگی ہے جب اوسکا ورود ہوتا ہے قلب بے اختیار مرجھا جاتا ہے
بلکہ بدن گھلنے لگتا ہے بلکہ اگر طاقت سے زیادہ واقع ہوتی ہے فنا کر دیتی ہے۔ انہین دونون
جلوونکا اثر تھا کہ ایک بار وعظ مین بر سر منبر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم قطب عالم
رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا گیا کہ حضور کا جسم اقدس سمٹکر ایک چڑیا کے برابر ہو گیا اور
اوسوقت یہ بھی مشاہدہ ہوا کہ تن مبارک پھیل کر ایک [illegible] کے مثل ہوا اور دیکھا گیا کہ حضور
منبر سے گرنے لگے یہانتک کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دست اقدس کے سہارے
سے روک لیا یہ وہ عظیم تجلی تھی جسکا تحمل بے قوت نبوت ناممکن تھا لہذا حضرت اقدس عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم نے قوت مصطفویہ سے مدد فرماکر اوسکا تحمل کرا دیا۔ اسی شان جلال کا اثر ہے جو حضور پرنور
سیدنا غوث اعظم صلی اللہ تعالی علی جدہ الکریم وعلیہ وسلم کے ایک مرید حضور کے پیچھے نماز مین

واقع ہوا کہ سجدہ مین جاتے ہی جسم گھلنے لگا گوشت پوست استخوان سب فنا ہو گیا صرف ایک قطرہ
آب باقی رہا حضرت رضی اللہ عنہ نے بعد نماز روئی کے پارہ مین اوٹھا کر دفن کر دیا اور فرمایا کہ
سبحان اللہ ایک تجلی مین اپنی اصل کیطرف عود کر گیا۔ اسی شان جلال کی بڑی تجلی ساعت قیامت ہے
جو آسمان و زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے سبکو فنا کر دیگی اسی لیے باری عزوجل اوس دن
یون ارشاد فرمائیگا لمن الملک الیوم کل تک سب کہتے تھے یہ ملک میری ہے یہ ملک میرا ہے آج
بتاؤ کسکی بادشاہی ہے پھر خود ہی فرمائیگا للہ الواحد القہار۔ ایک اللہ قہر والیکی اوسوقت باسم قہار
اپنا وصف فرمائیگا کہ وہ تجلی شان قہر کی ہوگی وحسبنا اللہ۔

شعر دوم

خاکی بدن مقید کیونکر جمال حق کا ٭ مطلق کی شکل کیا ہے اوسکی مثال بولو

الجواب

اسکی ایک ظاہری مثال یون سمجھنی چاہیے کہ جیسے آفتاب کا نور اپنی ذات مین ایک ہی ہے نہ اوسمین صورتون کا اختلاف
ہے نہ قوت و ضعف کا فرق ہے نہ جدا جدا رنگ ہین نہ متعدد نام ہین وہی نور واحد پہلی قریب کے چاند پر پڑا
اور یہان صورت پیدا کی اوسکا ہلال نام ہوا پھر ہر روز نئی صورت اور زیادہ ترقی و قوت ہوتی رہی
شب چہاردہم اوسی نور سے بدر کی صورت پیدا ہوئی پھر اوسمین ضعف آتا گیا یہانتک کہ فنا ہو گیا۔ وہی نور
واحد آئینہ مصفا پر پڑے تو کیسی جھلک دیتا ہے کہ نگاہ خیرہ و حیران اور دیوار و نیز عکس نما پانی اور صفائی آئینہ
مین کمی ہے تو نور مین کمی اور زمین پر پڑنے مین وہ بات کوسون نہین گیہون وغیرہ پکا دینا تمازت چیزون پر ایک ظہور
کے سوا اور کچھ اثر نہین ہوتا۔ بطور حکما وہی یک نور ہے کہ جب بیاض جانب مشرق سے طولانی شکل پر چمکتا ہے
اوسکا صبح اول نام رکھتے ہین پھر جب پھیلتا ہے وہی صبح صادق ہوتی ہے پھر جب سرخی لاتا ہے یہی شفق ہے
جب دن نکل آیا وہی دھوپ ہے یہ تعین بعد غروب اوسکے ظہور کے تفاوت ہین۔ تو دیکھو ایک آفتاب کی تجلی اور
اتنے اختلاف اور ہر حالت کے اعتبار سے اوسکے جدا نام ہین اور جدا اوصاف باانیہمہ وہ نور اپنی
ذات مین ایک ہے اوسمین کوئی تغیر نہین نہ وہ صبح اول کیوقت طویل ہو گیا تھا نہ صبح ثانی کے وقت
چوڑا نہ شفق کیوقت اوسنے لباس سرخ پہنا نہ دن نکلتے زرد یا سفید نہ ہلال پر چمکتے وقت کمان
ہو گیا تھا نہ بدر پر پڑتے شکل دائرہ نہ آئینہ پر جھلکتے وقت قوت پائی تھی نہ زمین پر آتے ہوئے

ضعف مگر بسبب اختلاف و تغیرات مظاہر میں نظر آتے باعث اوس شے واحد کی اتنی تعبیرین اور اسقدر حالتین ہوگئین
بس یہی مثال نور مطلق ذات باری عز و جل کی سمجھنا چاہیے کہ واحد حقیقی ہے تغیر و اختلاف کو اصلا اوسکے سرا پردہ
عزت کے گرد بار نہین پر مظاہر کے تعدد سے یہ مختلف صورتین ہیں تمام حجاب آثار ہیں پیدا ہین جنہین ہم عالم نام کرتے
ہین - ظاہری تفہیم کے لئے ایک بہت ناقص و ناکارہ و ناتمام مثال ہے وللہ المثل الاعلی - اس سے
زائد بیان بالا تر و برتر عقل سے ورا ہے تا کرا بخشند و بکہ روزی دارند -

شعر سوم

مخفی مین کیونکہ تھا وہ نشری مین کسطرح تھا ÷ پھر روح کیون ہوا ہے اسکا خصال بولو

الجواب

وہ نور پاک اپنی ذات مین نہایت ظہور پر ظاہر ہے اور اپنی بے نہایت ظہور کے سبب باطن کہ نور حقیقة
تابندہ ہو کا نظر اوس پر کام کم کریگی جب نور احدیت کی تابش غیر محدود ہے چشم جسم و چشم عقل
دونون ہا نابینا ہین تو وہ اپنے کمال ظہور کے سبب کمال اخفا و بطون مین ہے پھر اپنے مظاہر و تجلیات
مین تو اوسکا ظہور ہر ذی عقل پر ظاہر ہے اور اوسی نور کے متعدد پرتو دن نے روح و قلب
وغیرہ وغیرہ حجاب نام پائے ہین جسطرح ہم اسی مثال مین واضح کر آئے قلب و روح کی معرفت بی
معرفت الٰہی نہین ہوتی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ من عرف ربہ کلت لسانہ تا واقفون سے فقط
اتنا ارشاد ہوا قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا - تو فرما روح میرے رب کے امر سے
ایک چیز ہے اور تمہین علم نہ ملا مگر تھوڑا - عالم دو ہین عالم امر و عالم خلق الا لہ الخلق والامر
تبارک اللہ رب العالمین عالم خلق وہ چیزین جو مادہ سے پیدا ہوتی ہین جیسے انسان حیوان نباتات
جمادات زمین و آسمان وغیرہا کہ نطفہ و تخم و عناصر سے بنے اور عالم امر وہ جو صرف امر کن سے بنا
اوسکے لیے کوئی مادہ نہین جیسے ملائکہ و ارواح و عرش و لوح و قلم و جنت و نار وغیرہا تو فرمایا
روح عالم امر سے ایک چیز ہے عقل کا حصہ اسقدر ہے آگے اوسکی ماہیت اکابر اہل باطن
جانتے ہین سبحان اللہ آدمی خود اسی روح کا نام ہے اور اپنی ہی نفس کے جانتے ہین
اسقدر ناکام سے تنت زندہ بجان و جان نہانی ÷ تو از جان زندہ و جان را
نذانی - اور سر و خفی و روح و قلب لطائف حضرات نقشبند قدست اسرارہم سے ہین

جنمین تجلیات حق کی نگارنگ فوق کا اور اک کا عیان ہے نہ کا بیان ۶ ذوق اپنے تماشی محو تماشا ہے جیسی -

شعر چہارم

اربع عناصر ایمین نکلے کہو کہان سے | مرنا سو کون ہمین کسکو وصال بولو

الجواب

نور احدیت کی پرتو سے نور محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بنا اور اوسکے پرتو سے تمام عالم ظاہر ہوا اول پانی پیدا ہوا پہر اوس مین جو دہوان اوٹھا اوس سے آسمان بنا پہر پانی کا ایک حصہ منجمد ہوکر زمین ہوگیا اور خلاق عزوجل نے سیلان کو سات پرت کردیا پہر اسیطرح آسمان کے سات طبقے کئے یونہین پانی سے آگ بنی ممکن ہے کہ پانی کسی قسم کی حرارت پاکر ہوا ہوا اور ہوا گرم ہوکر آگ یا جسطرح ہو سبحانہ وتعالی نے چاہا غرض پانی مادہ تمام مخلوقات کا ہے امام احمد ابن حبان حاکم کی حدیث مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین کل شئ خلق من الماء - ہر چیز پانی سے بنی ہے - موت بدن کے لیے ہے جسکے معنے روح کا اوس سے جدا ہوجانا روح پہلے بھی تھی جب بنی تو پہر اوسکے لیے کبھی فنا نہین ہوتی سب اہل سنت کا یہ مذہب ہے بعد مرگ سمع وبصر وعلم وفہم وغیرہا تمام افعال کہ حقیقۃً روح کے تھے برقرار رہتے ہین بلکہ اور زیادہ ترقی پاتے ہین جسکی شان یون سمجھو کہ ایک پرندہ قفس مین محبوس ہے اوسکی پر افشانی اسی حجرہ کے لائق ہوگی پہر جب اوسے نکالدیجیے تو اوسکی پروازین دیکھیے فقیر نے اپنی کتاب حیات الموات فی بیان سماع الاموات مین اس مسئلہ کو بحمد اللہ تعالی نہایت شرح وبسط سے ثابت کیا ہے - یہ روح اپنی معدن اصلی سے غریب الوطن ہوکر قفس تن مین بحکم الہی ایک مدت معین تک محبوس ہے جب وقت آئیگا اپنی اصل کیطرف رجوع کریگی یاایتہا النفس المطمئنۃ ۰ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ۰ اسیکا نام وصال ہے -

شعر پنجم

اول ہے روح علوی دوسری کا نام سفلی | اک روح دو صفت کیون پکڑا الگ سان جو

الجواب

اس شعر کے دو معنی ہین ایک یہ کہ روح مجرد ہے یعنے جسم اور جسم کی سب آلائشون سے پاک و منزہ یہ صفت اوسکی علوی ہے پہر یہی روح اس جسم کثیف سے متعلق اور اس سے حیات دنیوی مین اوسکی عادی کام اس جسم آلات پر موقوف یہ صفت اوسکی سفلی ہے مگر اوس بلندی سے اس تنزل مین آنیکے بعد ہی وہ اپنے کمالات کو پہنچتی ہے قلنا اهبطوا منها آدم علیہ الصلوات والسلام کے لیے باعث ہزاران برکات وخیرات ہوا - دوسرے یہ کہ انسان مین صفت ملکوتی وصفت بہیمی وصفت شیطانی سب جمع ہین اگر صفت ملکوتی پر عمل کرے ملک سے بہتر ہوا اور اگر دوسری صفت کیطرف گری بہائم سے بدتر ہو - حدیث مین آیا ہے قال اللہ تعالی عبد المؤمن احب الی من بعض ملئکتی اللہ تعالی فرماتا ہے میرا بندہ مومن مجھے اپنے بعض ملائکہ سے زیادہ پیارا ہے

اور کفار کے حق مین فرمایا اولئک کالانعام بل ہم اضل - وہ چوپایون کے مانند ہین بلکہ اونسے بھی زیادہ بہکی ہوئے - اور اوسکا کمال انہین دو صفت کے اجتماع سے ہے کہ جب وہ باوجود موانع کہ صفت بہیمی اوسے شہوات کیطرف بلاتی ہے اور صفت شیطانی خیرات سے روکتی ہے پہر انکا کہنا نہ مانے اور اپنے رب کی عبادت وطاعت مین مصروف ہو تو اوسکی بندگی نے وہ کمائی پایا جو عبادت ملائکہ کو حاصل نہین کہ ملائکہ بے مانع وبے مزاحم مصروف عبادت ہین اور یہ ہزار جالون مین پہنسا ہوا اون سب سے بچکر بندگی بجالاتا ہے ؎ فرشتہ گر بہ بیند جوہر تو
دگر رہ سجدہ آرد بر در تو -

شعر ششم

دکھتا ہی جو کہ خاکی آنکھون نے سمجھا ہے
دکھتا ہے کس نظر سے وہ حق کا جمال ہو ہو

الجواب

ظاہر ہے کہ یہ آنکھین فانی ہین اور فانی باقی کو نہین دیکھ سکتا لہذا دنیا مین دیدار الٰہی سوا حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی مقرب کو بھی نصیب نہوا ان چشم روح باقی ہے ہم بھی ذکر کرتے کرتے روح کے لیے فنا نہین تو اولیا نظر دل سے اوس جمال جہان آرا کا مشاہدہ کرتے ہین اور جب روز حشر وہ آنکھین ملین گی جنہین پہر کبھی موت وفنا نہین تو اوس دن چشم جسم سے بھی مسلمان دیدار الٰہی تبارک وتعالے سے مشرف ہونگے اللہم ارزقنا آمین -

شعر ہفتم

ہر چیز ذات حق سے معمور ہے ولیکن
ملتا ہے کس محل مین رب ذوالجلال ہو ہو

الجواب

اسکا جواب وہ ہے کہ سیدنا اسمعیل علیہ الصلواۃ والسلام سے مروی ہوا اونہون نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی الٰہی مین تجھے کہان تلاش کرون فرمایا عند المنکسرۃ قلوبہم لاجلی - اونکے پاس جنکے دل میرے لیے ٹوٹے ہوئے ہین - ایک شخص حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالی کی خدمت مین حاضر ہوا دیکھا بحرکے بل گھٹنے ٹیکے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہین اور آنکھون سے آنسو کی جگہ خون رواں ہے عرض کی حضرت یہ کیا حال ہے فرمایا کہ مین ایک قدم مین یہانسے عرش تک گیا عرش کو دیکھا کہ رب عزوجل کی طلب مین پیاسے بھیڑیے کی طرح منہ کھولے ہوئے ہے - بانگی بر عرش زدم کہ این چہ ماجراست ہمین نشان دیتے ہین الرحمن علی العرش استوی مین رحمن کی تلاش مین تجھ تک آیا تیرا حال یہ پایا - عرش نے جواب دیا مجھے ارشاد کرتے ہین کہ اے عرش اگر ہمین ڈھونڈا چاہے تو بایزید کے دل مین تلاش کر -

شعر ہشتم

سب جسم ہے محمد موجود ذات حق ہے	اسلام اور کفر کا پردہ سنبھال بولو

الجواب

حدیثوں سے ثابت ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام عالم نور حضرت سید الثقلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پیدا کیا تو اصل ہر چیز کی نور سراپا ظہور حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے بس مرتبۂ ایجاد میں سب وہی وہ ہیں فقیر غفر اللہ تعالے نے اپنے قصیدہ نونیہ نعتیہ میں بحمد اللہ تعالے اس نفیس مضمون میں بہت ابیات رائقہ لکھے ہیں منہا قولی ؎ خالق کل الوری ربک لا غیرہ ❊ نورک کل الوری غیرک لم یعس لن ❊ ای لم یوجد ولیس موجودا ولن یوجد ابدا ۔ اور مرتبۂ وجود میں صرف حضرت حق عزوجل ہے کہ ہستی حقیقۃً اوسکی ذات پاک سے خاص ہے وحدت وجود کے جسقدر معنے عقل میں آسکتے ہیں یہی ہیں کہ وجود واحد موجود واحد باقی سب ظلال ہیں کہ اپنی حد ذات میں اصلا وجود وہستی سے بہرہ نہیں رکھتے کل شیء ہالک الا وجہہ نہ معاذ اللہ یہ معنی ہرگز نہیں کہ من وتو و زید وعمرو ہر شے خدا ہے یہ اہل اتحاد کا قول ہے جو ایک فرقہ کافروں کا ہے اور پہلی بات اہل توحید کا مذہب ہے جو اہل اسلام وایمان حقیقی ہیں یہی کفر واسلام کا پردہ سنبھالنا ہے ۔

شعر نہم

نکتہ نہیں علم کا قرآن میں سمایا	کتنے علم کے نکتے کے اجمال بولو

الجواب

علم کا نکتہ وہ باریک بات جو سمجھ میں نہ آئی یہاں اوس سے مراد ذات پاک باری عزوجل ہے کہ ہرگز اوسکی کنہ نہ فہم وتصور میں آسکے نہ بیان وکلام میں سما سکے ادراک اوسکا محال اور خوض اوس میں ضلال والعیاذ باللہ ذی الجلال قرآن اللہ عزوجل کا کلام اور اوسکی صفت ہے صفت ذات میں ہوتی ہے ذات صفت میں نہیں آسکتی ؎ کس ندانست کہ منزلگہ آن یار کجاست ❊ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ۔ ہذا واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم وصلی اللہ تعالی علے سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم آمین فقط

الحمد للہ کہ رسالہ ہذا بنظر پیشکش خدام عالی مقام جناب مستطاب معالی مناقب والا مناصب نواب نامدار معلے القاب نواب سید نور الدین حسین خان بہادر رئیس اعظم [illegible] ادام اللہ اقبالہم بتاریخ دہم نومبر [illegible]ء در مطبع صبح صادق مملوکہ سیدنا ومولانا سید محمد صادق صاحب [illegible] واقع ضلع [illegible] حسب الارشاد سیدنا ومولانا مولوی [illegible] ابو الحسین احمد نوری [illegible] سجادہ نشین [illegible] محمد فرزند حسین مہتمم طبع